بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ جمعہ ۳ بجے

یوم: ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۵ر شوال ۱۳۹۰ھ - ۵ر فتح ۱۳۴۹ ہش - ۵ر دسمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۷۸

بابرکت ایام قریب آرہے ہیں حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کریں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام (۲۶-۲۷-۲۸ر فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء) قریب آرہے ہیں۔ احبابِ جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال بھی اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں اپنے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۴ر فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۴ر فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

• ربوہ ۴ر فتح۔ خاکسار گزشتہ تین روز سے بعارضہ بخار و سر درد بیمار ہے۔ نکسیر بھی پھوٹتی ہے جس کی وجہ سے کمزوری ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (حمید الدین خوشنویس الفضل)

ٹکٹ اسٹیج جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

جو احباب جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے موقع پر اسٹیج ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۰ء تک اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں۔ وہ اپنے استحقاق کی وجہ بھی لکھیں۔ ۱۵ر دسمبر کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائیگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۷۹واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ر فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

اِنسان کو اللہ تعالیٰ کا سچّا اور حقیقی عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے

اِس کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اُوپر فنا وارد کرے اور اطاعت کا کامل نمونہ بننے کی کوشش کرے

فانی فی اللہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اور کامیابی اور فلاح سے ہمکنار ہوتا ہے

عبودیّتِ تامہ کے حصول کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھنی چاہئے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ نبوت ۱۳۴۸ ہش (۲۱ نومبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتّبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(الحج : ۷۸)

اور اس کے بعد فرمایا:۔

انسانی پیدائش کی غرض

صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عبودیت کا ایک حقیقی تعلق پیدا کیا جائے۔ اس بنیادی غرض کے حصول کے علاوہ باقی جو بھی مقاصد حاصل ہیں وہ انسانی پیدائش کی غرض اور مقصد نہیں لیکن ان کا ایک طبعی نتیجہ ضرور نکلتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ نہیں ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو اس کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ اس کا اپنے رب سے حقیقی اور زندہ تعلق قائم ہو جائے۔ جب اُس کا اپنے رب سے حقیقی اور زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے تو گناہوں سے وہ خود بخود پاک ہو جاتا ہے کیونکہ پھر اس کا دل اور اس کی رُوح کسی ایسے فعل کے کرنے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتی جو اس کے پیدا کرنے والے محبوب خدا کو ناپسند ہو۔

اِسی طرح انسان کی پیدائش کی غرض یہ بھی نہیں کہ انسان نجات حاصل کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسانی پیدائش کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان کو

عبودیّتِ تامہ کا شرف

حاصل ہو جائے کیونکہ جب ایک انسان اپنے ربّ کا حقیقی رنگ میں اور کامل طور پر بندہ بن جاتا ہے تو نجات تو اُسے خود بخود مل جاتی ہے۔ نجات تو اس عبودیّتِ تامہ کا ایک طبعی نتیجہ سمجھنا چاہیئے لیکن صرف نجات مقصدِ حیات نہیں اور نہ پاکیزگی اختیار کرنا اور گناہوں سے بچنا مقصدِ حیات ہے۔ مقصدِ حیاتِ انسانی یہ ہے کہ انسان اپنے ربّ کی عبودیتِ تامہ کو اختیار کرے۔ اس کا حقیقی عبد بن جائے پھر وہ کسی ایسے گناہ میں مُبتلا نہیں ہوگا جو اُس کے رب کو ناپسند ہو اور وہ ایسا کام نہیں کرے گا جو اُس کے رب سے اُسے دُور لے جانے والا ہو۔ ہر وہ چیز جس کی وہ خواہش کرے گا وہ اُسے مل جائے گی اور وہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی عبودیّتِ تامہ کے نتیجہ میں ایک ابدی سرور اور ایک دائمی لذّت کو حاصل کرے گا۔ نجات تو اس کو مل جائے گی لیکن وہ نجات کے لئے پیدا نہیں کیا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے بیان ہُوا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

(الذّٰریٰت : ۵۷)

فرمایا انسانی زندگی کا مقصد عبودیتِ تامّہ کو اختیار کرنا یعنی عبد کامل بننا ہے باقی چیزیں تو بطور لوازم اور نتائج کے ہیں۔ یہ انسان کو مل جاتے ہیں۔ لیکن انسانی پیدائش کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان کا

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ اور حقیقی تعلق

پیدا ہو جائے۔

یہ عبادت ہی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور اس آیت میں بھی جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے خالص عبادت ہی انسانی زندگی کا

اصل مقصد ٹھہرایا گیا ہے۔ لیکن بعض لوگ عبادت کے مفہوم کو یا اس فقرہ کے مفہوم کو کہ انسان عبودیتِ تامہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اسی راہ کو اسے اختیار کرنا چاہیئے سمجھتے نہیں۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بڑی لمبی لمبی اور دکھاوے کی نمازیں ادا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کی پرستش اور اس کی عبادت کا حق ادا کر رہے ہیں یا بڑی کثرت سے روزے رکھنا شروع کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کی راہ میں بڑا مجاہدہ کر رہے ہیں۔ یا اور دوسرے نیکی کے کام جو اللہ تعالےٰ نے بتائے ہیں اُن کے ظاہر پر زور دینے لگ جاتے ہیں۔ مگر حقیقتِ نماز سے ناآشنا اور حکمتِ روزہ سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اس قسم کی عبادت عند اللہ عبادت متصور نہیں ہوتی۔

مجھے اس وقت

ایک بزرگ کا واقعہ

یاد آگیا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رح نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک شخص بڑے بزرگ تھے لیکن ابھی گہرائیوں میں ان کی پہنچ نہیں ہوئی تھی۔ وہ نیکیوں کے ظاہر پر بڑا زور دیتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ایک اور بزرگ سے جن کی بڑی شہرت تھی ملنے گئے۔ جب یہ وہاں پہنچے تو مغرب کی نماز ہو رہی تھی۔ یہ بھی نماز میں شامل ہو گئے۔ مگر یہ بزرگ جو نماز پڑھا رہے تھے اور جن کی انہوں نے بڑی شہرت سُنی ہوئی تھی اور جن کی ملاقات کے لئے یہ صاحب ایک لمبا سفر طے کر کے وہاں پہنچے تھے وہ

سُورۂ فاتحہ کی تلاوت بھی صحیح نہیں کر رہے تھے

چنانچہ یہ بڑے مایوس ہوئے اور اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ میں نے اتنے لمبے سفر کی تکلیف بلاوجہ اور بے فائدہ اٹھائی ہے۔ رات یہاں گزارتا ہوں صبح واپس چلا جاؤں گا۔ انہوں نے شاید استغفار بھی کی ہوگی کہ بڑا گناہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ صبح سویرے اُٹھے دریا قریب تھا دریا کی طرف جا رہے تھے تاکہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے عبادت کریں۔ مگر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر راستے میں سویا ہوا ہے۔ وہ اُن کے پاؤں کی آواز سے دفعتہً اُٹھا اور اُن کے پیچھے بھاگا۔ یہ آگے آگے تھے اور وہ اُن کے قدم بقدم پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ جس وقت اُس بزرگ کی عبادت گاہ کے قریب پہنچے جن کی قرأت اُن کو اچھی نہیں لگی تھی اور جن کے متعلق ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت بھی صحیح نہیں کر سکتا وہ بزرگ کیا ہوگا وہ اُس وقت

اپنی عبادت گاہ سے باہر نکل رہے تھے

وہ آگے بڑھے اور شیر کے کان پکڑ لئے اور اس کو کہنے لگے کہ اللہ کے کُتّو! کیا میں نے تمہیں یہ کہا نہیں ہوا کہ تم نے میرے مہمانوں کو تنگ نہیں کرنا۔ شیر دُم ہلا رہا تھا اور اُن کو کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔ چنانچہ جب اُنہوں نے شیر سے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ تو وہ فوراً وہاں سے چلا گیا۔ پھر وہ ان سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ ظاہر کا زیادہ خیال رکھتے ہو اور ریاء سے بچتے نہیں اسلئے

مخلوقِ خدا سے خوف کھاتے ہو

پھر انہوں نے بڑے نمایاں رنگ میں اور بڑے عجیب طریق پر ان کو سمجھایا کہ دیکھو صرف ظاہر کے خیال رکھنے کی وجہ سے مخلوقِ خدا سے ڈر لگتا ہے مگر ہم لوگ باطن کا خیال رکھتے ہیں اس واسطے خدا کی مخلوق کا خوف نہیں کھاتے۔ اللہ تعالےٰ کی بندگی میں ڈوبے رہتے ہیں اس کا رنگ اپنے اُوپر چڑھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے مقابلے میں ہر چیز کو ایک مُردہ سمجھتے ہیں۔

پس جو خالص توحید ہے

اس کا تقاضا یہ ہے

کہ خدا تعالےٰ کے سوا ہر دوسری مخلوق کو اپنی ذات میں مُردہ اور نیست سمجھا جائے۔ کیونکہ ایسا شخص اس حقیقت پر قائم ہوتا ہے کہ انسانی حیات اور بقا اور اُس کا قیام اللہ تعالےٰ کے فضل کے سہارے کا محتاج ہے اور زندگی کا دار و مدار اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ اگر وہ زندہ نہ رکھنا چاہے تو کوئی مخلوق فنا کا لباس پہنے بغیر رہ نہیں سکتی اور باقی بھی وہی رکھتا ہے کیونکہ وہ قیوم بھی ہے۔ اسی کی ذات سے دنیا اور اس کی اشیاء قائم ہیں۔ پس جو توحیدِ خالص پر قائم ہو اُس کو شیر سے ڈر نہیں لگتا۔ شیر تو پھر بھی ناسمجھ جانور ہے اس کو سارے کفارِ مکہ سے بھی ڈر نہیں لگتا۔ آخر سارے

کفار بھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں

اکٹھے ہو گئے تھے مگر اس پاک وجود صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مات کھا گئے۔ اسی طرح آپؐ کے جو متبع اور آپؐ سے محبت کرنیوالے اور فدائی اور جاں نثار خادم ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ کی کسی مخلوق سے خوف نہیں کھاتے اسلئے کہ ان کے آقا اور مطاع اور محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں توحید حقیقی پر قائم کر دیا ہے۔ پس بہت سے ظاہری سجدے کرنا اور روزے رکھنا یا اسراف کرتے ہوئے اموال کو خرچ کرنا اور ظاہر یہ کرنا کہ یہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کے لئے ہے حالانکہ دل میں درحقیقت اس سے دنیا کو خوش کرنا مقصود ہو تو اس طرح کی عبادت وغیرہ کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کو مول لینے کے مترادف ہے۔ پس صرف ظاہر پر زور دینا مناسب نہیں ہے۔

یہ صحیح ہے

کہ ظاہر کی اپنی ایک قیمت ہوتی ہے اور اس کا اپنا ایک فائدہ ہوتا ہے جس طرح اس مادی دنیا میں پھل بغیر چھلکے کے نہیں ہوتے اسی طرح رُوحانی دُنیا میں بھی کوئی لذت اور سرور اور لذت اور سرور کا کوئی

ذریعہ اور وسیلہ بھی بغیر چھلکے کے نہیں ہوتا۔ اس کا بھی ایک ظاہر ہوتا ہے۔ پس یہ درست ہے کہ

باطن کے ساتھ ظاہری پاکیزگی

کا جو تعلق ہے وہ بھی قائم رہنا چاہیئے لیکن مغز اور حقیقت بہرحال باطن ہے، بہرحال رُوح ہے، بہرحال ابدی صداقت ہے جو اللہ تعالیٰ میں ہو کر انسان حاصل کرتا ہے اور جو یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور ہر خیر اور خوبی اُسی سے انسان حاصل کر سکتا ہے کسی دوسرے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ بہرحال عبادت جو ہے وہ روح کے بغیر ایک بے حقیقت اور بے نتیجہ چیز ہے اور اس کا کوئی ثمرہ ظاہر نہیں ہوتا اور انسان کو اس کا کوئی پھل حاصل نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ بڑے مختصر الفاظ میں لیکن بڑے زور کے ساتھ

عبادت کی حقیقت

کو واضح کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"انسان خدائی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اُس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اِس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اُس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پُورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پُوری اطلاع ہو اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اُس کا نام پرستش ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲)

پس جو آیت مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اس میں

بنیادی نکتہ

"وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ"

ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! تم نے ہماری آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ایک عظیم ذمہ داری اپنے کندھوں پر یہ اُٹھائی ہے کہ تم ایمان کے تقاضوں کو پُورا کرو گے اور جس بات کی طرف ہم تمہیں بُلاتے ہیں اور جس پر ایمان لانے کا ہم تمہیں کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرو۔ عبودیتِ تامہ کے حصول کی کوشش کرو اور اسی میں ہمہ تن لگے رہو اور اس کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو تا کہ تم خدا تعالیٰ کے ایک سچے بندے اور حقیقی عبد بن جاؤ۔ چنانچہ عبودیتِ تامہ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ آیہ کریمہ میں دو بنیادی باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایک ہے تہی ہونا جس کی طرف

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا"

کے الفاظ میں رکوع کی طرف اشارہ ہے۔

رکوع کے معنے

تذلّل اور عاجزی اختیار کرنے کے ہیں۔ یعنی انسان خود کو بھی اور اپنے جیسوں کو بھی انتہائی طور پر عاجز تصوّر کرے اور اپنے میں کوئی طاقت نہ پائے اور ہر قسم کی طاقت اور قوّت اور ہر قسم کی خیر اور بھلائی کا منبع و سرچشمہ اللہ تعالیٰ کو سمجھے۔ خدا کے سوا ہر چیز میں اسے نقص ہی نظر آئے خوبی نظر نہ آئے۔ اس کی نگاہ میں ہر خوبی اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔ یعنی وہ اس یقین پر قائم ہو کہ جس جگہ کوئی حُسن یا جس جگہ کوئی احسان کا جلوہ یعنی آگے فائدہ پہنچانے کی طاقت اُسے نظر آتی ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتی ہے کیونکہ یہ اُسی کے حسن کا پرتو اور اسی کے احسان کا ایک رنگ اور جلوہ ہے۔

پس

حقیقی عبادت کے لئے پہلا مطالبہ

یہ کیا گیا ہے کہ انسان عاجزانہ راہوں کو اور تذلّل کی راہوں کو اختیار کرے۔ یعنی خود کو کچھ بھی نہ سمجھے اور دُنیا کی ہر مخلوق کو ایک مُردہ چیز تصوّر کرے اور خیر اور بھلائی کا سرچشمہ اور منبع سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی اَور کو نہ سمجھے۔ پس ماسوائے اللہ کے ہر چیز کی نفی وجود ہے۔ حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی باقی ہے۔ دُنیا میں یہ مختلف چیزیں تو دراصل

اس کی صفات کے جلوے ہیں

جو دراصل

"كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ"

(الرحمٰن : ۳۰)

کے مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جلوہ دکھاتا ہے پھر اس کو مٹا دیتا ہے اور پھر ایک اَور جلوہ دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اِن جلووں کو ایک چکّر دیتا ہے۔ چنانچہ اس طرح اس کی مخلوق کے مختلف پہلو سامنے آجاتے ہیں۔ مثلاً بچّہ پیدا ہوتا ہے وہ پیدائش والے دن بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے بہت سے جلوے دکھا رہا ہوتا ہے۔ وہ محبت جو انسان کی فطرت میں اپنے رب کے لئے ہے اس محبت کی ظاہری اور مادی شکل پیدائش کے وقت بچے میں ہمیں نظر آتی ہے کہ وہ بے اختیار اپنی ماں کی طرف لپکتا ہے حالانکہ اُس وقت نہ وہ کسی سکول میں گیا ہوتا ہے اور نہ کوئی کلاس attend (اٹنڈ) کی ہوتی ہے لیکن یہ اس کی طبیعت میں اور اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور یہ

چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے سکھائی گئی ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی بزبانِ حال اپنی والدہ سے اپنی زندگی اور بھلائی اور خیر کی بھیک مانگنے لگ جاتا ہے۔ اس کو بتایا گیا ہے کہ تُو بھی فانی، تیری ماں بھی فانی ان کے ساتھ مَیں نے جب تیری بھلائی وابستہ کر دی ہے تو مَیں جو ہمیشہ حیّ اور ہمیشہ قیوم ہوں اور مَیں جو سرچشمہ ہوں ہر قسم کی خیر کا اور منبع ہوں ہر قسم کی بھلائی کا میری طرف اپنی ماں سے بھی زیادہ رجوع کرو اور میرے ساتھ اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ گہرے اور شدید اور حقیقی اور سچے تعلق کو قائم کرو تاکہ تم ہر قسم کی خیر اور برکت مجھ سے حاصل کرو۔

پس

اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز حادث ہے

وہ اپنی ذات میں زندہ نہیں۔ نہ اپنے زور سے وہ زندہ رہ سکتی ہے، نہ اپنے زور سے اپنی قوتوں اور طاقتوں کو قائم رکھ سکتی ہے، نہ اپنے زور اور طاقت سے وہ اپنی استعدادوں کو صحیح طور پر نشو و نما دے سکتی ہے۔ ہر خیر اور ہر بھلائی کسی بھی رنگ کی کیوں نہ ہو وہ اللہ تعالےٰ سے آتی ہے اسلئے ان چیزوں کو اس سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پس

پہلا سبق ہمیں یہ دیا گیا ہے

کہ ہم فنا کو اپنے اُوپر وارد کریں۔ ایک ہی ذات کو زندہ اور قائم رہنے والی سمجھیں اور یہ ہمارے رب کی ذات ہے۔ توحیدِ حقیقی کا احساس اپنے دل میں پیدا کریں اور وہ اس طرح پیدا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو ایک مُردہ اور نیست اور لاشئ محض سمجھیں ہم اپنے نفس کو بھی، اپنی طاقتوں کو بھی، اپنے دماغ کو بھی، اپنی عبادتوں کو بھی اپنے اموال کو بھی، اپنی قربانیوں کو بھی اور اپنے ایثار کو بھی اور دوسروں کو بھی، غرض ہر چیز کو لاشئ محض سمجھیں اور ہر چیز کو بالکل بے حقیقت قرار دیں۔ یہ ہے رکوع اور اس کی حقیقت۔

حقیقی عبادت کا دوسرا مطالبہ

سجدہ ہے۔ یعنی جب نفس پر فنا وارد کر لی تو اس سے ابھی حاصل کچھ نہیں ہوا کہ انسان وہیں ٹھہر جائے یعنی اگر ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کو زندہ اور قائم رہنے والی ذات نہ سمجھیں تو یہ ایک صداقت ہے لیکن ابھی ہم نے اس مقام پر اس سے کچھ حاصل نہیں کیا اسواسطے دوسرا حکم یہ دیا کہ سجدہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرو اور کامل اطاعت کے نتیجہ میں تمہیں عبودیتِ تامّہ حاصل ہوگی۔ اِن دونوں چیزوں یعنی ایک یہ کہ اپنے اُوپر فنا وارد کرنا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنا اس کا نام عبودیتِ تامّہ ہے۔ یعنی جب کامل فنا انسان کی ذات پر وارد ہو جائے اور کامل اطاعت کا نمونہ اس کی زندگی میں نظر آنے لگے تو اس صورت میں اگر حقیقتاً باطن میں اخلاص اور نیک نیتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ شخص عبدِ تام ہوگا اور عبودیتِ تامّہ کو حاصل کر چکا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ

میری سچّی اور حقیقی عبادت کرو

تو ساتھ ہی اس کے لئے تمہیں دو راہیں بھی بتا دیتا ہوں کیونکہ اپنی طرف سے تم ان راہوں کو بھی حاصل نہیں کر سکتے، اپنی کوشش سے تم ان وسائل کو بھی نہیں پا سکتے جو کہ عبودیتِ تامّہ پر منتج ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے پاس لے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حُسن و احسان کو ظاہر کرتے ہیں یا جو اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی اور اس کے نور کے جلوے دل اور دماغ پر بٹھاتے ہیں جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کا ایک کامل قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے زور اور اپنی طاقت اور اپنی عقل اور سمجھ اور اپنے مجاہدہ سے ان وسائل کو حاصل نہیں کر سکتے اسلئے ہم تمہیں

دو باتیں

بتاتے ہیں کہ اگر تم ان کو اختیار کرو گے تو عبدِ تام یعنی ایک کامل اور حقیقی عبد اور سچے بندے بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہیں عبودیتِ تامّہ حاصل ہو جائے گی۔ ایک یہ کہ اپنے نفسوں پر فنا وارد کرو اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کامل اتباع اور اطاعت کرو۔ پہلے انسان نے اپنے اُوپر فنا وارد کی، ہر چیز خالی ہو گئی، انسان کی تختی خالی اور صاف ہو گئی تو پھر اطاعت ہوگی۔ اور اطاعت میں جوں جوں وہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو وہ زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا جس کے نتیجہ میں پھر وہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن جائے گا۔

پس

حقیقی عبد بننے کے لئے

ان دو راہوں کو ایک ہی وقت میں اختیار کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ کامل طور پر اللہ تعالیٰ میں فنا ہو جانا اور دوسرے یہ کہ کامل اطاعت کا نمونہ اپنی زندگیوں میں دکھانا۔ ورنہ محض زبانی وعدوں سے انسان اللہ تعالےٰ کی اس رضا کو حاصل نہیں کر سکتا جسے اُس نے اس مذکورہ آیہ کریمہ میں فلاح کے نام سے پکارا ہے یعنی ایسی کامیابی جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی ممکن نہیں، اور جو انسان کے تصوّر میں بھی نہیں آ سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں اس مذکورہ آیت میں فرمایا ہے کہ جب تم فانی فی اللہ بن جاؤ گے، میرے اندر غائب ہو جاؤ گے تمہارا اپنا وجود نہیں رہے گا اور جب تمہارا اپنا وجود نہیں رہے گا تو پھر تمہاری نگاہ میں تمہارے ماحول میں جو دوسری مخلوق ہے وہ بھی تمہیں نیست اور لاشئ محض ہی نظر آئے گی۔ اور جب تم میری کامل اتباع کو اختیار کر کے میرے کامل بندے بن جاؤ گے تو اس طرح میرا رنگ تم پر چڑھ جائیگا اور میرے اخلاق تمہارے اخلاق بن جائیں گے اسی حقیقت کو ہم کبھی فنا فی اخلاق اللہ کا نام بھی دیتے ہیں اور "تخلقوا باخلاق اللہ" کا ارشاد اسی کی طرف اشارہ کرتا اور یہی ہدایت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اپنے اُوپر چڑھاؤ اور اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق

ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ پس عبد کامل کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حُسن کے عظیم جلوے نظر آتے ہیں لیکن حسن کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے تو احسان کے جلوے بھی اس دُنیا میں جاری و ساری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہم جب اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہیں تو اُن میں حُسن ہی حُسن نظر آتا ہے اسی کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نور کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی تمام جہانوں کا نور ہے اور یہ اس کا حُسن ہے۔ اور جب اس کا یہ حُسن یعنی اس کی صفاتِ حسنہ عملاً مخلوق میں جلوہ افگن ہوتی ہیں تو یہی صفات احسان کا رنگ رکھتی ہیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ کا رحمان ہونا ہے۔ یہ اس کی بطور صفت کے ایک نہایت ہی حسین صفت ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے اندر یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ

وہ بغیر استحقاق کے احسان کرتا چلا جاتا ہے

وہ اپنی مخلوق پر رحمت کی بارش برساتا ہے جب کہ اس کے کسی عمل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابھی کسی بدلے یا جزاء کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پس یہ فی ذاتہٖ ایک انتہائی حسین خوبی ہے اور ایک بڑی ہی حسین صفت ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا معاملہ اس کی مخلوق سے ہونے لگتا ہے تو اس کے احسان ہی احسان نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زید کو بکر کو مجھے اور آپ کو وہ نعمتیں عطا کی ہیں کہ جن کا استحقاق ہم نے اپنی کسی تدبیر یا عمل یا دعا سے پیدا نہیں کیا تھا۔ ابھی ہم پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ لیکن ابھی بچہ پیدا نہیں ہوتا کہ ماں کی چھاتیوں میں اس کے لئے دودھ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ ابھی انسان اس دُنیا میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا کہ اس زمین یا اس الارض میں ایسی متوازن غذائیں پیدا کر دی گئی تھیں جو انسانی جسم کی ساخت کے بالکل موافق اور اس کی ضرورتوں کے مطابق تھیں۔ یعنی جس قسم کی کسی کو ضرورت ہو سکتی تھی اس کے مطابق

مختلف اور مناسب حال غذائیں

پہلے سے پیدا کر دی گئیں۔ یہ نہیں کہ پہلے تو اس نے انسان کو پیدا کر دیا ہو اور بعد میں اس کی غذاؤں وغیرہ کا خیال رکھا ہو اور یہ عمل تو شاید ہزاروں لاکھوں سال سے پہلے شروع ہو گیا تھا۔ پس وہ مخلوقِ خدا جو اس لئے پیدا کی جانی تھی کہ وہ اپنے رب سے

ایک حقیقی اور زندہ

اور اپنے اختیار سے (یعنی اختیار کے رنگ میں باقی تو ہر مخلوق کا تعلق اپنے رب سے ہی ہے لیکن اختیار رکھتے ہوئے اثر رکھتے ہوئے علیٰ وجہ البصیرت قربانیاں دیتے ہوئے) وہ اپنے ربّ سے تعلق پیدا کرنے والی مخلوق ہو گی۔ پس جس وقت وہ اس دُنیا میں پیدا ہو تو وہ بھوکی نہ مرے۔ چنانچہ غذاؤں کے علاوہ پانی کا انتظام پانی کی صفائی کا انتظام۔ پانی کو جراثیم سے پاک رکھنے کا انتظام اور پھر اس کو مختلف جگہوں پر پہنچانے کا انتظام۔ غرض پانی کی فراہمی کے سلسلہ میں ہزار قسم کے انتظام کئے۔ اور نہ صرف کھانے پینے کی چیزوں میں بلکہ دوسری تمام چیزوں میں انسان کو اللہ تعالےٰ کی

صفتِ رحمانیت

کے جلوے ہی جلوے نظر آتے ہیں اور پھر یہ سارے جلوے انسان کے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کے ماتحت بغیر استحقاق حق کے نظر آ رہے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنی یہ جو صفتِ حسنہ بیان فرمائی ہے جس وقت

اس حسین اور خوبصورت صفت کے جلوے

انسان پر ظاہر ہونے لگتے ہیں تو وہ احسان بن جاتے ہیں۔ وہی حُسن جو ہے وہ احسان کا رُوپ اختیار کر لیتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جب تم عاجزی۔ انتہائی عاجزی اور کامل اتّباع کو اختیار کر کے حقیقی معنوں میں میرا حُسن اپنی زندگیوں میں پیدا کر لو گے تو پھر میری طرف سے تمہارے اندر یہ طاقت بھی ودیعت کر دی جائے گی کہ جس طرح تم میرے حُسن کو میرے فضل اور میرے رحم سے اپنی زندگی میں سمیٹے ہوئے ہو گے اسی طرح میرے احسان کے جلوے بھی تمہارے اندر سے پھُوٹ پھُوٹ کر نکلنے لگیں گے۔ پھر تم

"وَافْعَلُوا الْخَيْرَ"

اس قابل ہو جاؤ گے کہ تم خیر اور بھلائی کی باتیں کرو یعنی پھر تم اس بات کے قابل ہو جاؤ گے کہ تم اپنے نفسوں پر اور اپنے بھائیوں پر یا خدا تعالےٰ کی دوسری مخلوق پر احسان کرو۔ اپنے نفس کے حقوق بھی ادا کرنے والے اور اپنے بھائیوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہو جاؤ اور اسی طرح بنی نوع انسان کے حقوق کو بھی ادا کرنے لگ جاؤ۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے دوسری مخلوق کے جو حقوق قائم کئے ہیں ان کی ادائیگی میں بھی کوشاں رہو۔

پس مذکورہ آیت میں جو

مرکزی نکتہ

بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! مَیں نے تجھے عبادتِ تامہ کے لئے پیدا کیا ہے پس کامل عبد بننے کی کوشش کر اور تُو خود اپنی کوشش سے اس راہ کو پا نہیں سکتا جس کا کامل عبد بننے کے لئے حاصل کرنا ضروری ہے اِس لئے ہم دو متوازی راہیں تجھے بتا دیتے ہیں۔ ایک فنا کی راہ ہے اور دوسری اطاعت کی راہ ہے۔ ایک وہ راہ ہے جس کے نتیجہ میں توحیدِ خالص پر تو قائم ہو جائے گا اور دوسری وہ راہ ہے جس کے نتیجہ میں توحید خالص پر قائم ہو کر توحید خالص کے تقاضوں کو تُو پُورا کرنے لگے گا یعنی اپنے رب کی اتباع اور اطاعت میں لگا رہے گا۔ اور جس وقت تُو میرا

کامل بندہ

بن جائے گا تو پھر تُو اس قابل ہو جائے گا اور اپنے اندر یہ طاقت رکھے گا اور یہ استعداد تجھ میں پیدا ہو جائے گی کہ مَیں تجھے یہ حکم دے سکوں

"افعلوا الخیر"

یعنی دوسرے بندوں کے ساتھ یا دوسری مخلوق کے ساتھ یا خود اپنے

نفس کے ساتھ خیر یعنی بھلائی کا معاملہ کرے کیونکہ میرا حُسن جس طرح میرے وجود میں ایک تو نور کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے اس طرح وہ میرے وجود میں احسان کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔

جب تو میرا کامل بندہ بن جائے گا

اور میری صفات کا رنگ تجھ پر چڑھ جائے گا تو پھر یہ دونوں چیزیں تیرے اندر پیدا ہو جائیں گی۔ میرے حُسن کا نور بھی تیرے وجود میں پیدا ہو جائیگا اور میرے احسان کے جلوے بھی تیرے وجود میں میری مخلوق مشاہدہ کرے گی تو اس قابل ہو جائے گا کہ وافعلوا الخیر کے الفاظ میں میرا یہ حکم سُن کر خیر اور بھلائی کے کام کرنے لگ جائے کیونکہ اس کے عمل پیرا رہنے کی تجھ میں طاقت ہو گی۔

پس جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ بن جاتا ہے اور عبودیت تامہ اُسے حاصل ہو جاتی ہے تو وہ گویا اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے مطابق اس کے اخلاق بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا پرتو اس کی زندگی کے ہر زاویہ اور ہر شعبہ پر پڑتا ہے۔ پس انسان کے کامل عبد بن جانے کی صورت میں جہاں دُنیا اُس کے وجود میں

حُسن باری تعالےٰ کے جلوے

دیکھتی ہے وہاں دنیا اس کے وجود میں اللہ تعالےٰ کے احسان کے جلوے بھی دیکھتی ہے اور یہ کامل عبد جو اللہ تعالےٰ کا ہم رنگ بن گیا۔ یہی وہ انسان ہے جس نے وہ حقیقی اور انتہائی کامیابی حاصل کی اور فلاح پائی جس سے بڑھ کر کسی انسان کو کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کامیابی اور اس فلاح کی صورت میں انسان کو اللہ تعالےٰ کے پیار اور اس کی رضا کا ابدی سرور حاصل ہوا۔ ایک ایسی لذت نصیب ہوئی جس کے مقابلے میں دُنیا جہاں کی لذتیں بالکل ہیچ ہیں

پس انسان کو اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ اور حقیقی عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

حقیقی عبد بننے کی راہیں

بتا دی گئی ہیں اور ان پر چلکر جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی بیان کر دیا گیا ہے اور وہ یہی ہیں کہ جب انسان ان راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا حقیقی عبد بن جاتا ہے تو پھر وہ ان کامیابیوں اور فلاح سے ہمکنار ہو جاتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے مقدر کی ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے حقیقی بندے نہیں بنتے وہ بڑے ہی بدقسمت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ میرے قریب آنے کی بجائے مجھ سے دور چلے جاتے ہیں اور اس طرح فلاح اور کامیابی میں میرے پیار اور رضا کی لذت اور سرور کو پا ہی نہیں سکتے

پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عبودیت تامہ کے حصول کیلئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے تاکہ ہماری زندگی کا مقصد ہمیں حاصل ہو جائے وہ کامیابی ہمیں مل جائے جو ہمارے مقدر میں ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے پیار کا سلوک ہم سے ہونے لگے اور اس کی رضا کی نگاہ ہم پر پڑنے لگے اور اس کا ایسا پیار ہمیں نصیب ہو کہ جسکے بعد انسان کسی اور چیز کی ضرورت اور احتیاج محسوس نہیں کرتا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

انگلستان کی احمدی جماعتوں کا ساتواں نہایت کامیاب سالانہ اجتماع

ملک کے طول و عرض سے ہزارہا احباب جماعت کی شرکت۔ انگریز پادریوں اور عیسائیوں کو تبلیغ اسلام۔ اخلاص و عقیدت کے ایمان افروز مناظر

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اہم تقاریر

(از مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ نائب امام مسجد لنڈن)

اجتماع کی تیاری برطانیہ کی جماعتوں نے مورخہ ۶-۷ ستمبر بروز ہفتہ و اتوار پورے جوش و خروش اور ذوق و شوق کے ساتھ برطانیہ کے دارالحکومت لنڈن میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ گو امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر احباب جماعت دور دراز کے سفر اختیار کر کے اور اپنے کاموں سے رخصت لیکر کئی کئی دن تک لنڈن میں مقیم رہے تھے اور اس کی وجہ سے جلسہ میں حاضری کم ہونے کا امکان تھا۔ لیکن اس کے باوجود ایک ہزار سے زائد احمدی احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی اور تقاریر سے مستفید ہوئے۔ الحمد للہ۔

اخبار احمدیہ اور سرکلرز اور ٹیلیفون کے ذریعہ احمدیوں۔ غیر از جماعت احباب اور عیسائیوں کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ جملہ انتظامات کے لئے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے ایک کمیٹی مکرم خواجہ رشید الدین صاحب کی قیادت میں نامزد کر دی تھی۔ کیونکہ یہ پہلی تقریب تھی جو اس وسیع پیمانہ پر محمود ہال میں منعقد ہو رہی تھی، لہٰذا بہت سے نئے انتظامات کی ضرورت پڑی۔ کمیٹی کے سارے اراکین نے نہایت خلوص اور محنت کے ساتھ دن رات محنت کی۔ مشن مسجد اور ہال کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ بڑے بڑے چارٹ کپڑے اور گتے کے ٹکڑوں پر تیار کئے گئے جن پر انگریزی اور اردو میں آیات قرآنیہ۔ احادیث نبویہ اور ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود خوبصورتی سے لکھے گئے تھے۔ جلسہ سے قبل خدا تعالےٰ کے فضل سے ہال اور ماحول دلہن کی طرح سجا ہوا تھا

اجلاس اوّل

پروگرام مورخہ ۶ ستمبر بروز ہفتہ چار بجے شام تک کئی سو کی تعداد میں احباب جماعت اور انگریز عیسائی پہنچ چکے تھے۔ سب لوگوں کی چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔

۴-۳۰ بجے شام کارروائی کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا جو خاکسار نے کی اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بیان کیا۔ کیونکہ اس پروگرام میں متعدد احباب تبلیغ کی غرض سے بلائے گئے تھے لہٰذا سارا پروگرام انگریزی زبان میں ہی تھا۔ تلاوت کے بعد محترم امام صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی غرض و غایت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور حضور کے دعوے مسیحیت اور مہدویت پر اختصاراً روشنی ڈالی

پہلے مقرر مکرم محمد الیاس خان صاحب تھے اور تقریر کا موضوع تھا۔

A Glimpse of the life of Hazrat Khalifa TUL Masih the 1st.

آپ نے مختصر وقت میں نہایت جامع تقریر فرمائی اور حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح

الاول کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر نہایت دلنشین انداز میں کیا۔ خصوصاً حضور کے توکل علی اللہ اور اپنے مطاع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جذبۂ فدائیت اور اطاعت کا مضمون بہت ہی مسحور کن تھا دوسری تقریر مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ (انگریز مخلص اور مدائی احمدی) نے فرمائی۔ عنوان تقریر تھا The goal of Life یعنی مقصد حیات نوع انسان آپ نے نہایت دلنشین انداز میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ دنیا کا کوئی انسان جب تک اپنے لئے کوئی مقصود زندگی اور مطمح نظر قائم نہیں کر لیتا کامیابی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

لیکن جو لوگ کوئی مقصد متعین کرتے ہیں اُن میں سے بھی اصل کامیابی اور فلاح ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو اس مقصد کی تعیین میں غلطی نہ کریں اس بارے میں آرچرڈ صاحب نے نپولین اور دیگر معروف انسانوں کی زندگی سے متعدد مثالیں پیش کیں آپ نے فرمایا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد ہمارے علام الغیوب خدا نے یہ مقرر کیا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں اپنا ایک ایک لمحہ بسر کرے۔ تبھی اسے حقیقی اطمینان و سکون اور راحت و مسرت اور فلاح و نجات حاصل ہوگی۔ یہ تقریر بہت پُر اثر تھی اور احباب نے اس سے پوری طرح استفادہ کیا میرے ساتھ بیٹھے ہوئے بعض عیسائی پادری اس کے نوٹ بھی لیتے رہے

آخری تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صدر عالمی عدالت (ہیگ) کی تھی۔ آپ نے ابتداء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ایک پہلو "بے نفسی" کی بعض مثالوں کے ساتھ مزید وضاحت فرمائی۔ فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا خدا تعالیٰ سے بہت گہرا تعلق تھا۔ روپیہ اور دنیا سے کوئی محبت نہ تھی اپنے مطب میں روزانہ تشریف لاتے۔ خالی جیب بیٹھتے لوگ علاج معالجہ شروع کرواتے اور جیب بھرنی شروع ہو جاتی۔ اس دوران غریب اور ضرورت مند لوگ حضور کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتے اور حضور ہر ایک کی ضرورت پوری فرماتے جاتے شام کو جب اٹھتے تو پھر جیب خالی ہوتی تھی۔ جس طرح صبح خالی جیب تشریف لاتے، اسی طرح شام کو خالی جیب گھر تشریف لے جاتے

حضرت چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں Permissive Society (آزاد اور بے لگام معاشرہ) پر بھی روشنی ڈالی کہ آج یورپ کا ہر شخص پہلے نظام کو تبدیل کر کے آزادانہ طرز معاشرت کے قیام کا حامی ہے جس میں کسی اصول اور قانون کی جگہ نہیں۔ فرمایا۔ اسلام میں ایسے معاشرہ کی گنجائش نہیں۔ آزاد اور بے رہنما زندگی کا تصور مذہب اسلام میں موجود نہیں بلکہ ہماری ترقی کا راز قانون کی پابندی اور نظام کی اطاعت میں ہے۔

فرمایا:۔

اسلام کے معنے ہیں پوری بندگی اور اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرنا۔ اور جب تک ایسی اطاعت کی خوگر انسان کی فطرت نہ ہو اس کا ترقی کرنا خارج از امکان ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ آج مغرب میں ایک مضمون بکثرت زیر بحث ہے کہ "خدا مر گیا ہے" عیسائیت کے بعض مراکز سے یہ ندا بلند ہو رہی ہے کہ جو خدا موسیٰ و عیسیٰ اور داؤد اور سلیمان سے کلام کیا کرتا تھا آج خاموش ہے اور اس کی خاموشی اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ "خدا مر گیا ہے"

فرمایا۔ کمیونسٹ بھی ہستی باری تعالیٰ کے قائل نہیں اور فضا میں چند خلا بازوں کو بھیجکر وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ فضا میں بھی اور خلاء میں بھی خدا نظر نہیں آتا لہٰذا سرے سے اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ یہی بات آج سے سینکڑوں سال پہلے فرعون نے بھی کہی تھی کہ میرے لئے ایک بلند مینار بناؤ۔ تاکہ میں اس پر چڑھ کے دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے؟

حضرت چوہدری صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ ہستی باری تعالیٰ کا حقیقی اور مسکت اور مدلل ثبوت اگر کوئی مذہب آج دے سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف مذہب اسلام ہے۔ خدا تعالیٰ آج بھی ویسے ہی ہمکلام ہوتا ہے جیسے کہ ہزاروں سال پہلے ہوا کرتا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو انسان سنجیدگی سے خدا کی تلاش کرتا ہے خدا سے ضرور ملتا ہے۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو انسان خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کے حضور گریہ و زاری کرتا ہے اور دعائیں کرتا ہے۔ خدا اس کی دعائیں قبول فرما لیتا ہے اور خدا تعالیٰ ابتدائے آفرینش میں جس طرح لوگوں سے ہمکلام ہوتا تھا آج بھی ہمکلام ہوتا ہے۔

یہ خطاب ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سینکڑوں افراد نے نہایت انہماک سے سنا۔ خدا تعالیٰ سننے والوں کے دلوں پر اثر کرے اور زیر تبلیغ افراد کے دل کھولدے تقریر کے بعد ایک عیسائی پادری Rond Coombe نے مجھے کہا کہ ایسی پُر اثر تقریر میرے سننے میں بہت کم آئی ہے ایک اور پادری Rond Jerry نے بھی بہت تعریف کی۔

اجلاس دوم

۶ ستمبر۔ بروز اتوار

پانچ ستمبر کو جو مہمان بیرونی شہروں سے تشریف لائے تھے لندن کے احمدی ان کے میزبان ہوئے۔ مختلف گھروں میں ان مہمانوں کی رہائش اور طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۶ ستمبر کو صبح ½ ۱۰ بجے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اجلاس کی صدارت مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے فرمائی۔ ازاں بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم امام صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک پودا ہے۔ ابتداء میں اس کی شدید مخالفت ہوئی اور لوگ سمجھتے تھے کہ اس پودے کو اکھاڑ پھینکیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے اس کی حفاظت فرمائی اور یہ پودا ہر قسم کے تند طوفانوں اور آندھیوں کا مقابلہ کرتا رہا اور الٰہی وعدوں کے مطابق آج تناور درخت بن چکا ہے جس کے سایۂ عاطفت کے نیچے ہر خطۂ ارض سے لاکھوں لاکھ انسان پروان چڑھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہی سنت ہے کہ الٰہی سلسلے روز افزوں ترقی پذیر رہتے ہیں برطانیہ میں ہزاروں احمدیوں کا وجود خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک تابناک نشان ہے۔

اس کے بعد امام صاحب نے لمبی دعا کروائی۔ افتتاحی خطاب کے بعد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی مشہور "نعت" علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ ازاں بعد۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے "اسوۂ حسنہ" کے موضوع پر تقریباً پون گھنٹے تک نہایت معلوماتی اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے آیات قرآنیہ احادیث شریفہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ آج دنیا میں ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس بات کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہادیٔ برحق سیدی مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع کرنے میں مقدور بھر کوشش کی جائے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد حال ہی میں مرکز سلسلہ سے برطانیہ تشریف لائے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمات کی توفیق دے آمین۔

اس تقریر کے بعد مکرم خالد اختر صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم بشیر احمد شیدا صاحب نے اختصار سے "احمدیت پر چند اعتراضات کے جوابات" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ یہ تقریر بھی احباب نے بہت شوق سے سنی اور پوری طرح استفادہ کیا۔ اس کے بعد وقفہ طعام و نماز تھا

وقفہ طعام

اس موقعہ پر مکرم خالد اختر صاحب نے تقریباً ۱۰۰۰ افراد کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ کیونکہ یہاں پر نانبائیوں کا انتظام نہیں ہے لہٰذا اتنے وسیع پیمانہ پر کھانے کے انتظام کے لئے بہت منظم محنت کرنے کی ضرورت تھی بیسیوں گھروں میں احمدی خواتین نے مشن کی درخواست پر دس دس پاؤنڈ آٹے کی روٹیاں پکائیں دس پاؤنڈ آٹے کی روٹیوں پر اندازاً تین گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ اسی طرح متعدد گھروں میں سالن تیار کروایا گیا یہ انتظام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت تسلی بخش تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کا یہ لنگر بھی ہر مہمان کے لئے کھلا تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کی گئیں اور تیسرا سشن شروع ہوا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے (ناظر بیت المال)

اجلاس سوم

تلاوت قرآن مجید کے بعد تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ جناب ثاقب زیروی نے سالانہ جلسہ کے لئے اپنے قیام لندن کے دوران ایک نظم ٹیپ کروائی تھی یہ نظم احباب کو سنائی گئی۔

ازاں بعد خاکسار نے چند احکامات قرآن کریم اور اخلاق حسنہ کے موضوع پر اپنی معروضات پیش کیں۔ اختصاراً تلاوت قرآن مجید۔ السلام علیکم کہنے کی عادت۔ عاجزی اور انکساری۔ بدظنی سے پرہیز۔ خوش خلقی اور خندہ پیشانی اور آخرت کیلئے تیاری کے ذیلی عناوین زیر بحث آئے۔ ان عناوین پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت سے چند واقعات منتخب کرکے بیان کئے گئے۔ یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے کلام محمود سے ایک نظم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے انتخاب کے مطابق پڑھکر سنائی

اجلاس کی آخری تقریر حضرت چوہدری صاحب نے فرمائی جس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد احیائے دین اور اقامت شریعت تھا۔ غیروں کے مقابلہ میں تو اب بھی ہمارا عمل اور ہمارا کردار قابل تحسین و آفرین ہے لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے جو حقیقی معیار مقرر فرمایا ہے اس تک پہنچنے کے لئے ہمیں بہت فکر کرنی چاہیئے۔ حضرت چوہدری صاحب نے بہت درد اور کرب سے اس بات کا اظہار فرمایا کہ جماعت کے بعض افراد میں جو سستی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ بات ہماری روایات کے خلاف ہے والدین کو چاہیئے کہ دن رات تربیت کی طرف توجہ دیں اور اپنی اولادوں کو اسلام اور احمدیت کا شیدائی اور فدائی بنائیں۔

حضرت چوہدری صاحب نے متعدد آیات قرآنیہ اور واقعات کی روشنی میں ساری جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ جلد بیدار ہوں اور سستیاں ترک کرکے ترقی کریں۔ ہمارا مقصد حیات مغربی ملکوں میں دولت سمیٹنا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس دولت کو بھی اسلام کی اشاعت اور فروغ کے لئے ایک ذریعہ بنا لینا چاہیئے۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ہمیں خدا تعالےٰ کی ذات پر حقیقی ایمان حاصل ہونا چاہیئے اور اس ایمان کے لئے خدا تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کا ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا اسوۂ رسول ہر وقت ہمارے مدنظر رہنا چاہیئے

حضرت چوہدری صاحب کا خطاب تقریباً ½ ۱ گھنٹہ تک جاری رہا۔ یہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی خوش بختی ہے کہ حضرت چوہدری صاحب ہیگ سے اس مقصد کی خاطر قیمتی وقت اور ذاتی روپیہ خرچ کرکے اور تکلیف اٹھا کر تشریف لائے اور اپنی پُر شفقت محبت بھری نورانی نصائح سے ہمیں نوازا۔ خدا تعالےٰ حضرت چوہدری صاحب کی عمر میں برکت دے اور آپ کی برکات سے جماعت تادیر استفادہ کرتی رہے۔ آمین۔

اس تقریر کے بعد مکرم امام صاحب کی درخواست دعا پر حضرت چوہدری صاحب نے اختتامی دعا فرمائی۔ اور دعا کے بعد ہمارا ساتواں سالانہ جلسہ بتمام کامیابی اختتام پذیر ہوا۔ احباب اس عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو روانہ ہوئے کہ اگلے سال ان شاء اللہ پھر وہ اس روحانی اجتماع سے آب حیات لینے کے لئے تشریف لائیں گے

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ برطانیہ کے مشن کی کامیابی مبلغین سلسلہ کی سعی بے حساب برکت کے لئے بہت بہت دعا فرمائیں۔ خدا تعالےٰ وہ دن قریب تر لے آئے جب کہ اس ملک کے چپہ چپہ سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہونے لگیں۔ اس ملک کے باسیوں کی ایک ایک جبین خدائے واحد و یگانہ کے حضور جھک کے سجدہ اطاعت بجا لائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی عظمت دلوں میں قائم ہو جائے۔ یہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہے۔ خدا کرے کہ یہ دن قریب تر آجائیں۔ آمین۔ اللھم آمین۔

وقف جدید کی طرف مندرجہ ذیل جماعتیں فوری توجہ فرماویں

مندرجہ ذیل جماعتیں ابھی وقف جدید کی ادائیگی میں نہایت پیچھے ہیں مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ ان کے امراء اور عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم اس چندے کی فوری ادائیگی فرمادیں۔

		وصولی سنہ	ادائیگی سنہ
۱۔	جماعت احمدیہ کوٹ پنڈ مدی ضلع شیخوپورہ	۳۵۵ - ۴۲	۴۴ - ۹۰
۲۔	" " مرید کے منڈی "	۱۹۲ - ۰۰	۱۰۳ - ۰۰
۳۔	" " کوٹ رحمت خان "	۱۶۸ - ۰۰	X
۴۔	" " ساہیوال شہر	۱۰۴۹ - ۶۰	۴۴ - ۶۵
۵۔	" " اوکاڑہ "	۱۰۴۱ - ۶۷	۶۵۲ - ۱۹
۶۔	" " عارف والا ضلع ساہیوال	۲۰۹ - ۲۵	۲۰۱ - ۰۰
۷۔	" " چک ۵۵/۲-ل "	۳۱۷ - ۵۰	۱۲۹ - ۷۵
۸۔	" " چک ۳۰/۱۱-ل "	۱۹۷ - ۰۰	۱۲ - ۰۰
۹۔	" " قبولہ "	۴۳۶ - ۰۰	۲۷۱ - ۰۰
۱۰۔	" " سمبڑیال " سیالکوٹ	X	۳۷ - ۰۰
۱۱۔	" " تارووال	X	۹ - ۷۵
۱۲۔	" " کلاس والا "	X	۱۳ - ۰۰
۱۳۔	" " بلدو ملہی ضلع سیالکوٹ	۴۸۱ - ۲۹	۲۱۷ - ۰۰
۱۴۔	" " شکر گڑھ "	X	X
۱۵۔	" " تھوہا سنگھ "	۳۰۸ - ۰۰	۱۲۸ - ۰۰
۱۶۔	" " بھاگووال "	۹۰ - ۵۴	۱۹ - ۰۰
۱۷۔	" " گوجرانوالہ	۱۹۱۷ - ۰۰	۶۷۰ - ۸۸
۱۸۔	" " ماکھٹ اوچے	۲۶۱ - ۶۲	۱۴
۱۹۔	" " لالہ موسیٰ ضلع گجرات	۸۵ - ۹۲	۱۵ - ۷۲
۲۰۔	" " گڑیالہ والا "	۱۵۸ - ۰۰	X
۲۱۔	جماعت احمدیہ کنجاہ ضلع گجرات	۱۷۲ - ۰۰	۶۴ - ۰۰
۲۲۔	" " چکوال " جہلم	۱۵۹ - ۰۰	۲۷ - ۰۰
۲۳۔	" " دوالمیال " "	۲۱۰ - ۰۰	۹۲ - ۱۳

وعدہ جات تحریک جدید سال نو

وعدہ جات تحریک جدید جو ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کے ہیں۔ ان کی ایک قسط درج ذیل ہے:۔

قادیان کرام سے ان کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔	مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا شہر	۱۰۲۸ - ۰۰
۲۔	مکرم ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ "	۱۰۰۵ - ۰۰
۳۔	مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ "	۱۰۵۰ - ۰۰
۴۔	مکرم حاجی شیخ فضل الرحمٰن صاحب پرچہ نویس "	۱۰۵۰ - ۰۰
۵۔	مکرم چوہدری رشید احمد صاحب معہ لواحقین چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا	۱۴۰۹ - ۰۰
۶۔	مکرم محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ	۱۰۳۵ - ۰۰
۷۔	مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز چنیوٹ	۱۰۰۵ - ۰۰
۸۔	مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اسلام آباد	۱۶۰۰ - ۰۰
۹۔	مکرم شیخ عبداللطیف صاحب لطیف چیمبرز "	۳۸۰۰ - ۰۰
۱۰۔	مکرم چوہدری علیم الدین صاحب "	۱۰۰۰ - ۰۰
۱۱۔	مکرم چوہدری منظور احمد صاحب بولان ایڈووکیٹ صدر راولپنڈی	۱۰۰۰ - ۰۰
۱۲۔	مکرم بشیر الدین احمد صاحب سرگودھا	۱۰۵۰ - ۰۰
	(وکیل المال اوّل تحریک جدید)	
۲۴۔	" " ککر کہار "	۷۹ - ۲۵ ۲۲ - ۲۵
۲۵۔	" " سنگلا ڈیم "	X ۷ - ۰۰
	(باقی)	

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج قیمت مکمل کورس بیس روپے **ناصر دواخانہ** گولبازار ربوہ فون ۳۴
گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

ماہ نبوت نومبر کا چندہ جلد ارسال کریں

ماہ نومبر ختم ہو چکا ہے مگر ابھی تک بہت ہی کم مجالس کا چندہ ماہ نومبر مرکز میں موصول ہوا ہے تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ جائزہ لیں اور اگر چندہ مرکز کو ارسال نہیں کیا گیا تو جلد ارسال فرما دیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

امسال تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے کل بجٹ کا ۱/۴ تعمیر ہال کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے۔ تمام مجالس دوسرے چندہ جات کے ساتھ تعمیر ہال کا چندہ وصول کر کے مرکز کو ارسال کرتی رہیں۔ تمام رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت خادم مسجد

مسجد محمود واہ کینٹ کے لئے ایک مستعد اور مخلص خادم مسجد کی ضرورت ہے معمولی پڑھا لکھا ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ تنخواہ مبلغ ۱۵ روپے ماہوار۔ خواہش مند مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء سے قبل ارسال کی جائیں۔ (صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے صحت دن بدن گر رہی ہے۔ اسی طرح میری بیوی بھی عرصہ سے دوران سر میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (محمد شفیع قائد ضلع میرپور آزاد کشمیر)

۲۔ مکرم نبی احمد صاحب چیمہ زعیم انصار اللہ ضلع خیرپور پر دو ماہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (احمد حسین باجوہ لائل پور)

۳۔ میرے نانا جان قاضی کامل دین صاحب نے آنکھوں کا اپریشن جو ہر آباد ہسپتال سے کروایا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نانا جان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا سے دعا فرما دیں۔ اقتدار حسین ربوہ

۴۔ خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ امۃ الحمید اہلیہ محمد یعقوب صاحب لائل پور عرصہ دو سال سے بعارضہ دماغی عوارض ..... بیمار ہے بہت لاغر اور کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت عطا فرمائے۔
محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون پروائزر لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپے (مینیجر)

نماز مترجم
خریدتے وقت تین باتیں یاد رکھیں
(۱) مکتبہ فیض عام کس پر لکھا ہے
(۲) مسجد نبوی کا فوٹو بلاک کس پر ہے
(۳) نظارت اصلاح وارشاد کی منظور کردہ کونسی ہے
ملنے کا پتہ مکتبہ فیض عام ربوہ

مجرب دوائیں
مکمل فائدہ کی یقین دہانی کے ساتھ آج ہی استعمال کریں۔ بواسیر ہر قسم کا مکمل علاج ۔ بنو پائلز کورس ۸/- کمزور بچوں کو ہرا بھرا کرنے کیلئے شفا بے ٹانک ۲/۵۰۔ پائیوریا کے لئے مجرب۔ پائیو پا کیپسول ۱/۴ دانت درد کے لئے اکسیر ٹوتھ پیسٹ ۱/۷۵۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا سپیشل ڈرائپس ۱۶/- نسوانی امراض کا مکمل علاج ۔ فیملی ٹانک ۱۶/- جانوروں کے اپھارہ کے لئے شفا اپھارہ ۱/۷۵۔ فہرست مفرد و مرکب مجرب ادویات ۱۲/- کے ٹکٹ آنے پر مفت
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف سات روپے
(مینیجر)

ادائیگی نکاح اموال کو بڑھاتی ہے

ہر قسم کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۴۵۲۳
گھر ملک عبد اللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶ پر تشریف لاویں گھر ملک محمد حنیف فون ۶۲۵۱۸

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	[illegible]	[illegible]	۹-۱۵	۸-۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳-۴۵	۴-۴۵
لاہور سے سرگودھا	۳-۲۰ صبح	۵-۲۰	۷-۴۰	۸-۳۰	۱۱-۳۰	۱۱-۴۰	۲-۲۰	۳-۲۰	۳-۴۰	۶-۰۰	۸-۳۰ رات

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ بجے چلایا گیا ہے نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ (مینیجر ایم۔ اے ظفر)

ہر ایکسی لینسی الحاج ڈاکٹر **محمد ظفر اللہ خان صاحب**
صدر عالمی عدالت انصاف
محترمی حکیم مبارک احمد خان صاحب طبیہ عجائب گھر کو بڑی خوبی اور تندہی چلا رہے ہیں اور ادارہ سے یونانی ادویہ اعلیٰ قسم کی دستیاب ہوتی ہیں۔ طبیہ عجائب گھر اعلیٰ پیمانے پر خدمت خلق بجا لاتا ہے اور رفاہ عام کا ایک اہم شعبہ ہے جس پر حکیم مبارک احمد خان صاحب بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔
فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی۔
طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر آزمایئے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

پلاٹ برائے فروخت
محلہ دار الرحمت وسطی میں باموقع رہائشی پلاٹ رقبہ ۱۰ مرلہ برائے فروخت موجود ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں یا خط و کتابت کریں۔
(۱) خواجہ محمد حنیف النعمت ہوٹل گولبازار ربوہ
(۲) خواجہ رشید احمد ابن خواجہ حمید احمد سیمنٹ بلڈنگ تھارنٹن روڈ نزد رتن باغ لاہور

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دینے والی دوائی قیمت ساٹھ گولی دو روپے
حرب بواسیر خونی بواسیر کے لئے بے حد مفید قیمت ساٹھ گولی دو روپے
تیار کردہ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

یاد رکھنے کی باتیں

یہ انتہائی خوبصورت کتابچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک پر احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے شائع کروایا ہے۔ سال کے بعد ہر بچے اور بچی سے اس کا امتحان لیا جائیگا

ھدیہ صرف ۴۰ پیسے

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی دیگر مطبوعات مثلاً دینی معلومات، احادیث الاخلاق، مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے، مشعلِ راہ، مکتبۃ الفرقان کی تمام مطبوعات، رسالہ الفرقان اور ریویو کی پرانی نایاب جلدیں، رسالہ خالد کا دورۂ افریقہ نمبر، تفسیر کبیر کی نایاب جلدیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دیگر کتب مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں۔

نوٹ:- ہر قسم کا کاغذ اور لفافہ (تھوک و پرچون) بھی مل سکتا ہے۔

حمید بک ایجنسی۔ کوارٹر نمبر ۴۱، تحریک جدید۔ ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت، صفائی اور خوبصورتی کے لئے۔

قیمت۔ سوا روپیہ

اکسیر معدہ

لذیذ اور ہاضم چورن

پیٹ درد، ہیضہ اور نفخ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

قیمت۔ ڈیڑھ روپیہ

سرمہ خورشید

نظر کو قوت دیتا۔ عینک اتارتا اور آنکھوں کی امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت:- پچھتر پیسے

نور منجن

دانتوں کی یومیہ صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت کے لئے بہترین منجن۔

قیمت:- ایک روپیہ

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

مرغی خانہ

کھولنے کے لئے

ہماری وائٹ لیگہارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے کے چوزے خرید فرمائیں!

۱۔ یک روزہ چوزے مکس (Mix) ۱۵۰/- روپے سینکڑہ

۲۔ یک روزہ پٹھیاں ۹۰/- ۲۰۰/- "

۳۔ یک روزہ مرغ ۲۱/- "

مینجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

سیمنٹ بلاک

ہم ربوہ میں سیمنٹ بلاک بناتے ہیں۔ اہل تجربہ خوب جانتے ہیں کہ بلاک سے بنا ہوا مکان پائیدار ہوتا ہے اور دن بدن مضبوطی پکڑتا جاتا ہے۔ اور یقین جانیں یہ نسبتاً ارزاں بھی رہتا ہے۔

غوری کنسٹرکشنز

دارالصدر غربی۔ الف۔ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الابید سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پرٹل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند اصحاب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں۔!

لائل پور ٹمبر سٹور راجاہ روڈ لائلپور۔ فون نمبر ۳۸۰۸

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا تیار کردہ

سرمہ نور و نورانی کاجل

و دیگر

مجربات

افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتے ہیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۸۴۴ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات

یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں

ھدیہ -/۸۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:- جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی نو جلدوں کی رعایتی قیمت -/۷۲ روپے ہے۔

الناشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ گولبازار ربوہ

ھو الشافی

بے بی ٹانک

BABY TONIC

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مؤلف اصحاب احمد قادیان تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کی تجویز کردہ "بے بی ٹانک" دونوں بچوں کو استعمال کرا رہا ہوں۔ حیرت انگیز اثر کیا۔ دونوں نے مٹی کھانا ترک کر دیا۔" قیمت =/۳ اور ۲۵/ روپے صرف۔

پیش کردہ:- کیور بیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور

تقسیم کنندگان:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کیلئے

کورس پندرہ روپے

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے

کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ فون ۳۸

جماعتِ احمدیہ کا طرۂ امتیاز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلے کو تمام زمین پر پھیلائے گا..... اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ)

آج ہم خدا کے فضل سے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اسلام کے بطلِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بے حد عظمت دی ہے اور حضور کی محبت لاکھوں فدائیوں کے دلوں میں بٹھا دی ہے اور یہ سلسلہ اطراف واکناف عالم میں پھیل گیا ہے۔ قوموں کی قومیں اس چشمۂ صافی سے پانی پی رہی ہیں اور یہ سلسلہ زور سے بڑھتا اور پھولتا پھلتا چلا جا رہا ہے، الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے سینکڑوں نشانات دیکھ کر اور خدا تعالےٰ کی ہزاروں باتیں پوری ہوتے دیکھ کر ہمارے دل اس یقین۔ ایمان اور معرفت سے پُر ہیں کہ انشاء اللہ ایک دن یہ سلسلہ جو حقیقی اسلام کا علمبردار ہے زمین پر محیط ہو جائے گا۔ یہ یقینِ محکم ہمارے دلوں میں اس قدر راسخ ہے کہ ہم اسلام کی فتح اور غلبہ کے اس دن کو قریب تر لانے کے لئے مال تو الگ رہا اپنی ہر چیز حتیٰ کہ جان تک اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے اور جماعتِ احمدیہ کا طرۂ امتیاز۔

اسی سلسلہ میں لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) نیز فطرانہ۔ زکوٰۃ۔ عید فنڈ اور صدقات کی بالالتزام ادائیگی کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیجئے تا اللہ تعالےٰ کے بے انتہاء فضلوں کے وارث بنیں۔ اور ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالےٰ جلد اسلام کو دُنیا میں غالب کر دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

میٹرک کے پرائیویٹ امیدوار متوجہ ہوں

انٹرمیڈیٹ سرگودہا بورڈ میں میٹرک کے پرائیویٹ امیدواران کی داخلہ بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۱/۱۱/۴۹ تھی اب داخلہ ۳۰/۱۲/۴۹ لیٹ فیس مبلغ پانچ روپے کے ساتھ بھیجا جا سکتا ہے۔ میٹرک کے پرائیویٹ امیدوار متوجہ ہوں

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

ضمنی امتحانات کی تاریخوں کا اعلان

لاہور۔ پنجاب یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق ۱۵ جنوری کو بی۔ ایڈ ہوم اکنامکس کا پہلا اور تیسرا امتحان۔ فائن آرٹس حصہ اوّل اور حصہ دوم اور ایف۔ اے۔ ایل کے امتحانات شروع ہوں گے۔ ۱۶ جنوری کو ہوم اکنامکس کا دوسرا امتحان۔ بی۔ ایس سی ہوم اکنامکس کا فائنل امتحان اور ایل ایل بی کے امتحانات شروع ہوں گے۔

"تاریخِ احمدیت" کی گیارھویں جلد

مصلح موعودؓ کی آسمانی قیادت کے عظیم کارناموں اور فرزندانِ احمدیت کی فداکاریوں کا

ایمان افروز مرقع

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ ✣ خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما ✣ احمدی کی رُوحِ ایمانی تو دیکھ

● جماعتِ احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں ۱۹۴۷ء کے خونچکاں اور لرزہ خیز ماحول میں اسلام اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند رکھنے کے لئے کیا کیا کارہائے نمایاں کئے؟ کونسی اسلامی خدمات انجام دیں اور کس شاندار طریق سے عالمی پریس نے اسے خراجِ تحسین ادا کیا؟

● حضرت مصلح موعودؓ نے کس بے جگری سے استحکامِ پاکستان کے لئے بے نظیر جہاد کیا اور اس نوزائیدہ مملکت کو عالمگیر اسلامستان کا زینہ بنانے کا عزم لے کر اس کے داخلی و خارجی مسائل میں بصیرت افروز راہ نمائی فرمائی؟

● احمدیت کا زخم رسیدہ قافلہ اپنے مرکز سے ہجرت کے بعد اپنے فتح نصیب قائد کی سرکردگی میں کس برق رفتاری سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو گیا؟؟

یہ اور اس نوع کے متعدد اہم واقعات مستند اور ثقہ معلومات اور نایاب دستاویزات کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ پہلی بار "تاریخِ احمدیت" کی زیرِ طبع گیارھویں جلد کے ذریعہ منظرِ عام پر آ رہے ہیں۔ اپنی گزشتہ شاندار روایات کی طرح یہ جلد بھی تاریخی اور غیر مطبوعہ تصاویر اور قیمتی نقشہ جات سے مزین ہو گی۔ علمی ریسرچ کا یہ شاہکار سالانہ جلسہ پر ربوہ کے ہر کتب خانہ سے دستیاب ہو سکے گا۔ بہتر ہو گا کہ دوست فوراً اپنی کاپی ریزرو کروا لیں۔

ابوالمنیر نورالحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

محترم ڈاکٹر حافظ عبدالجلیل خان صاحب وفات پا گئے

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم دسمبر بروز عید الفطر لاہور میں بوقت ۱۰½ بجے دن محترم ڈاکٹر حافظ عبدالجلیل خان صاحب قریباً اسّی سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

محترم حافظ صاحب مرحوم محترم قدرت اللہ خان صاحب شاہجہان پوری کے صاحبزادے اور محترم الحاج ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب حال کوئٹہ کے چھوٹے بھائی تھے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آنمکرم نے ۱۹۰۴ء میں بیعت کی اور اپنے بزرگ والد اور مخلص بھائیوں سمیت سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایسے منسلک رہے کہ بس یہیں کے ہو رہے۔ آپ ایک لمبا عرصہ اندرون موچی دروازہ لاہور میں میڈیکل پریکٹس کرتے رہے اور اس پیشہ میں خدمتِ خلق اور غرباء سے خاص ہمدردی آپ کا طرۂ امتیاز رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستگی کے طفیل اللہ تعالےٰ نے آپکے اموال و نفوس میں اتنی خیر و برکت نازل فرمائی کہ وفات کے وقت آپ کے بچوں کی تعداد (بشمول پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں) بفضلہ تعالےٰ چھیاسٹھ ہے۔ نیز آنمکرم نے حال ہی میں مساجد ممالک بیرون کی مد میں -/۲۴۰۰ روپیہ ادا فرمایا ہے۔ آپ کے صاحبزادے مکرم عبدالکریم خاں صاحب لاہور میں ایک آسودہ حال تاجر ہیں اور پانچوں صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں۔ آپ کی غمزدہ بیوی ربوہ میں "کریم منزل" دارالرحمت شرقی الف میں رہائش پذیر ہیں جہاں یکم دسمبر کو عشاء کے وقت مکرم عبدالکریم خان صاحب نے اپنے بزرگ والد کا جنازہ پہنچایا۔ مرحوم موصی تھے۔ اسی شب آپ کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور تدفین کے بعد قبر پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے دعا کرائی۔

قارئینِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنا مقامِ قرب عطا فرمائے اور غمزدہ بیوہ اور محزون و رنجور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ان سب کو صبرِ جمیل بخشے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴